زری پالیسی کمیٹی کے 31 جولائی 2023ء کو صبح دس بجے کراچی میں منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

جمیل احمد	چیئرپرسن اور گورنر اسٹیٹ بینک
ڈاکٹر عنایت حسین	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
محترمہ سیما کامل	ڈپٹی گورنر (ایف آئی اینڈ آئی)
جناب محمد علی ملک	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (ایف ایم آر ایم)
جناب فواد انور	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب محمد علی لطیف	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
جناب نجف یاور خان	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
ڈاکٹر حامد مختار	بیرونی رکن
جناب فیاض الرحمنٰ	کارپوریٹ سیکریٹری

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 24ء کے امکانات

1۔ عملے نے زری پالیسی کمیٹی کو 26 جون 2023ء کو منعقد ہونے والے اجلاس کے بعد معیشت کے اہم اظہاریوں میں پیش رفتوں کے بارے میں آگاہ کیا۔ کمیٹی سے بیس لائن پیش گوئیوں میں استعمال کیے گئے اہم مفروضات سمیت ابھرتے ہوئے رجحانات کے جائزوں اور تجزیوں کا تبادلہ بھی کیا گیا۔

2۔ حقیقی شعبے میں پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے عملے نے بتایا کہ جون 2023ء تک بلند فریکوینسی کا ڈیٹا معاشی سرگرمی میں وسیع البنیاد سست رفتاری کا عکاس تھا۔ جون مالی سال 23ء میں پیٹرولیم آئل اور لبریکینٹس کے فروخت کے حجم میں 31.6 فیصد، سیمنٹ 30 فیصد اور گاڑیوں کی فروخت میں سال بسال بنیادوں پر 74.9 فیصد سال بسال کمی واقع ہوئی۔ مزید برآں، کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ مئی 2023ء میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) کی پیداوار میں مسلسل گیارہویں مہینے سکڑاؤ دیکھا گیا۔ مجموعی طور پر جولائی تا مئی مالی سال 23ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی پیداوار 10.3 فیصد گھٹ گئی۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ یہ کمی وسیع البنیاد تھی اور تمام اہم شعبوں کی پیداوار میں سکڑاؤ دیکھا گیا۔ عملے نے اس بات کو بھی اجاگر کیا کہ حالیہ مہینوں کے دوران بعض اظہاریوں میں کمی توقعات سے زیادہ تھی اور اس بات کا امکان ہے کہ مالی سال 23ء کے لیے جی ڈی پی کے عبوری تخمینوں پر نظر ثانی کرتے ہوئے ان میں کمی کی جاسکتی ہے۔

3۔ مالی سال 24ء کے امکانات پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے عملے نے کمیٹی کو بتایا کہ زرعی شعبے سے اس سال بہتر کارکردگی کی توقع ہے، جسے زیر کاشت رقبے میں اضافے کی بدولت چاول اور کپاس کی پیداوار سے تقویت مل سکتی ہے۔ تاہم، عملے نے بتایا کہ مجموعی زری سخت گیری کے ظاہری اثرات اور مجموعی مالیاتی یکجائی کے نتیجے میں اس سال معاشی بحالی معتدل رہے گی اور بیس لائن حقیقی جی ڈی پی کی نمو 2.0 تا 3.0 فیصد کی حد میں رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

4 عالمی پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے بتایا گیا کہ عالمی مالی حالات بدستور مشکل ہیں۔ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ عمومی مہنگائی معتدل ہو چکی ہے، جبکہ کئی ترقی یافتہ معیشتوں میں قوزی مہنگائی بلند سطح پر ہے۔ مہنگائی کے مسلسل مخفی دباؤ کے پیش نظر ترقی یافتہ معیشتوں اور ابھرتی منڈی کی معیشتوں کے کئی مرکزی بینک مہنگائی کی توقعات پر

قابو پانے کے لیے مسلسل شرح سود میں اضافہ کر رہے ہیں۔ اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ جون 2023ء میں منعقد ہونے والے کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد اجناس کی عالمی قیمتوں میں معمولی اضافہ ہوا ہے۔ عالمی نمو کے امکانات پر بات چیت کرتے ہوئے بتایا گیا کہ سخت زری پالیسی کے حالات میں ترقی یافتہ معیشتوں کی نمو معتدل رہنے کی توقع ہے اور 2024ء کے دوران توقع ہے کہ ایشیا کی ابھرتی منڈیاں اور ترقی پذیر معیشتیں عالمی نمو کی قیادت کریں گی۔

5۔ پاکستان کے ادائیگیوں کے توازن کی پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ جون مالی سال 23ء میں جاری کھاتے کے توازن میں مسلسل چوتھے مہینے فاضل درج کیا گیا۔ مالی سال 23ء میں جاری کھاتے کا خسارہ 85.4 فیصد کمی کے ساتھ 2.6 ارب ڈالر پر آگیا، جبکہ مالی سال 22ء میں یہ 17.5 ارب ڈالر تھا۔ مالی سال 23ء میں 'جاری کھاتے کا خسارہ بلحاظِ جی ڈی پی فیصد' خاصا کم ہو کر جی ڈی پی کے 0.7 فیصد پر آگیا، جو مالی سال 22ء میں 4.7 فیصد تھا۔ اس بہتری کو بنیادی طور پر سخت زری پالیسی اور طلب گھٹانے کے دیگر اقدامات کے نتیجے میں درآمدی حجم کے سکڑنے سے منسوب کیا گیا ہے۔ نتیجتاً، مالی سال 23ء میں درآمدات 27.3 فیصد کمی کے بعد 52.0 ارب ڈالر پر آ گئیں۔ اس کے ساتھ مالی سال 23ء میں برآمدات بھی 14.1 فیصد سکڑاؤ کے ساتھ 27.9 ارب ڈالر ہو گئیں جو مالی سال 22ء میں 32.5 ارب ڈالر رہی تھیں۔

6۔ مزید برآں، یہ تذکرہ کیا گیا کہ جون مالی سال 23ء میں کارکنوں کی ترسیلات زر کمزور رہی ہیں۔ مزید بتایا گیا کہ مالی سال 23ء میں ترسیلات زر کی ماہانہ اوسط 2.2 ارب ڈالر پر آ گئی، جبکہ مالی سال 22ء میں رقوم کی اوسط ماہانہ آمد 2.6 ارب ڈالر رہی تھی۔ زری پالیسی کمیٹی کو بتایا گیا کہ کارکنوں کی ترسیلات زر میں اعتدال کی اہم وجوہات میں ملک میں سیاسی اور معاشی بے یقینی، شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ، اور عالمی مہنگائی کی بلند سطح اور زیادہ شرح سود شامل ہیں۔

7۔ جاری کھاتے کے توازن کے بعض اجزا کے منظرنامے کو پیش کرتے ہوئے اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ مالی سال 24ء کے دوران درآمدات مالی سال 23ء کی سطح کے مقابلے میں کچھ کم رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، تاہم تیل اور اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں کسی بھی قسم کا اضافہ انہیں بڑھا سکتا ہے۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ برآمدات میں سازگار شرح مبادلہ اور گذشتہ سال سیلاب کے نقصانات کے مقابلے میں چاول کے بہتر ذخائر کی بدولت معمولی اضافہ متوقع ہے۔ کارکنوں کی ترسیلات زر کی آمد کمزور رہنے کا امکان ہے، جبکہ بے یقینی صورت حال کے معمول پر آنے کا مثبت اثر ہوگا۔

8۔ مالیاتی پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے کمیٹی نے اس بات سے آگاہ کیا کہ نظر ثانی شدہ تخمینے مالی سال 23ء میں مالیاتی خسارے کو جی ڈی پی کا 7 فیصد ظاہر کرتے ہیں جبکہ مالی سال 22ء میں یہ 7.9 فیصد تھا۔ بنیادی خسارہ جی ڈی پی کے 0.5 فیصد تک رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 3.1 فیصد تھا۔ تاہم، فنانسنگ کے تخمینوں سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مالیاتی خسارہ بجٹ کے نظر ثانی شدہ تخمینوں سے تجاوز کر سکتا ہے۔

9۔ یہ بتایا گیا کہ معاشی سرگرمی کی رفتار سست ہونے اور درآمدات میں کمی کے باعث ٹیکس محصولات ہدف سے کم رہیں۔ ایف بی آر نے مالی سال 23ء کے دوران 7.6 ٹریلین روپے کے نظر ثانی شدہ ہدف کے مقابلے میں 7.2 ٹریلین روپے جمع کیے۔ بلحاظِ اخراجات، سودی ادائیگیوں اور زراعانت کا بجٹ سے زائد رہنے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔

10۔ زری مجموعوں میں پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ مالی سال 23ء کے دوران زرِ وسیع کی نمو میں معمولی اضافہ ہوا، جس کا بنیادی سبب حکومت کی میزانی قرض گیری، اجناس سے متعلق سرگرمیوں کی فنانسنگ اور پبلک سیکٹر اداروں کی قرض گیری میں اضافے کے نتیجے میں بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں میں خاصی توسیع تھی۔ اس کے مقابلے میں زرمبادلہ رقوم کے اخراج کی بلند سطح کے باعث بینکاری نظام کے خالص بیرونی اثاثوں میں سکڑاؤ جاری رہا۔ عملے نے مزید بتایا کہ نجی شعبے کے قرضوں کی نمو میں وسیع البنیاد سست رفتاری دیکھی گئی۔ مالی سال 23ء کے دوران سرکاری شعبے کے قرضوں میں 3.8 فیصد نمو درج کی گئی، جبکہ مالی سال 22ء میں یہ 21.1 فیصد تھی، اس کا بڑا سبب جاری سرمائے اور صارفی قرضوں کی خالص واپسی تھی۔

11۔ مہنگائی کے رجحانات اور پیش رفتوں کے بارے میں آگاہ کیا گیا کہ عمومی مہنگائی مئی 2023ء میں 38 فیصد کی بلند سطح کو چھونے کے بعد جون 2023ء میں گر کر 29.4 فیصد پر آ گئی۔ اس کے نتیجے میں مالی سال 23ء کی اوسط مہنگائی 29.2 فیصد رہی، جبکہ گذشتہ برس یہ 12.2 فیصد رہی تھی۔ اس بات کا ذکر کیا گیا کہ مہنگائی میں اضافے کی وجوہات یہ تھیں: (i) توانائی کی سرکاری قیمتوں پر نظر ثانی کرتے ہوئے اضافہ کرنے کے بالواسطہ اور بلاواسطہ اثرات، (ii) متعدد ملکی اور بیرونی رسدی دھچکے، (iii) شرح مبادلہ میں کمی کی منتقلی، اور (iv) مہنگائی کی بلند توقعات۔

12۔ کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ جون 2023ء میں قوزی مہنگائی معتدل ہو کر شہری باسکٹ میں 18.5 فیصد اور دیہی باسکٹ میں 25.2 فیصد رہی، جبکہ مئی 2023ء میں یہ بالترتیب 20 اور 26.9 فیصد رہی تھی۔ یہ بات نوٹ کی گئی کہ ملکی طلب میں پالیسی پر مبنی سست رفتاری اور بلند اساسی اثرات قوزی مہنگائی پر منتج ہوئے۔

13۔ مہنگائی کے منظر نامے پر تبادلۂ خیال کرتے ہوئے اسٹاف نے کہا کہ قیمتوں کے بلند تعدد کے اعداد و شمار کے تازہ ترین رجحانات کو مد نظر رکھتے ہوئے بجلی کے نرخوں میں ردوبدل کے باوجود سال بسال مہنگائی بالعموم پست رہنے کی توقع ہے۔ ملکی طلب میں مسلسل کمی، سخت زری پالیسی، متوقع مالیاتی یکجائی، عالمی اجناس کی قیمتوں کے لیے سازگار منظر نامہ اور مثبت اساسی اثر مہنگائی میں کمی کی راہ میں اہم کردار ادا کریں گے۔ آخر میں اسٹاف نے کمیٹی کو یہ بھی بتایا کہ بیس لائن مہنگائی کا تخمینہ بڑھتے ہوئے خطرات سے مشروط ہے، جیسے: (i) گیس کی قیمتوں میں ردوبدل؛ (ii) موسلا دھار بارش / سیلاب کا دوبارہ آنا؛ اور (iii) ناسازگار خارجی تبدیلیاں۔ ان خطرات کو مد نظر رکھتے ہوئے مالی سال 24ء کے لیے اوسط مہنگائی 20 سے 22 فیصد کے درمیان رہنے کی توقع ہے۔

مالی منڈیاں اور انتظام ذخائر

14۔ زری پالیسی کے نفاذ کے بارے میں کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے اسٹاف نے بتایا کہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے شبینہ ریپو ریٹ اوسطاً 21.59 فیصد رہا جبکہ ہدف 22.0 فیصد تھا۔ اسٹیٹ بینک کے بازارِ زر کے سودوں کے سیالیت کے ادخال میں اضافہ ہوا اور زری پالیسی کی زیرِ جائزہ مدت کے دوران اسٹیٹ بینک کی سیالیت کی اعانت کی اوسط یومیہ بقایا سطح 8.56 ٹریلین روپے رہی جو گذشتہ جائزہ مدت میں 7.99 ٹریلین روپے تھی۔ یہ غور کیا گیا کہ گذشتہ زری پالیسی کمیٹی کے اجلاس میں پالیسی ریٹ میں ہونے والے غیر متوقع 100 بی پی ایس اضافے کے بعد ثانوی بازار کے نرخوں میں اسی مقدار میں اضافہ دیکھا گیا۔

15۔ ابتدائی نیلامیوں میں بازار کی شرکت سہ ماہی ٹی بلز میں مرکوز رہی جبکہ 12 ماہ کے ٹی بلز میں کسی قدر دلچسپی دیکھی گئی۔ حالیہ معین شرح (پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز) کی پرائمری نیلامیوں میں 3 سالہ مدت کے بعد کوئی اجرا نہیں کیا گیا۔ یہ غور کیا گیا کہ رواں شرح پی آئی بیز میں شرکت میں اضافہ ہوا ہے۔

16۔ اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ پاکستان یوروبانڈ کی یافتیں اور کریڈٹ ڈیفالٹ سواپ (سی ڈی ایس) میں قدرے التوا دیکھنے میں آیا، تاہم یہ اب بھی معمول کی سطح سے کہیں زیادہ ہیں۔

17۔ مزید برآں، یہ بھی بتایا گیا کہ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس سے اب تک ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں اعشاریہ بنیادوں پر کوئی نمایاں حرکت نہیں دکھائی دی۔ تاہم زرِمبادلہ منڈی میں تغیر پذیری دکھائی دی کیونکہ روپے کی قدر میں نمایاں اضافے کے بعد روپے کی قدر میں بتدریج کمی واقع ہوئی۔

ماڈل پر مبنی جائزہ

18۔ اسٹاف نے کمیٹی کو مالی سال 24ء کے لیے ماڈل پر مبنی پالیسی ریٹ کی راہ اور مہنگائی کے تخمینوں سے آگاہ کیا۔ اس حوالے سے وضاحت کی گئی کہ بجلی کی قیمتوں میں اضافے کے نتیجے میں گذشتہ اجلاس کے مقابلے میں مالی سال 24ء کے لیے مہنگائی کے تخمینے میں اضافہ ہوا ہے۔

19۔ اسٹاف نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ اقتصادی سرگرمیوں میں کمی اور پیداوار کے منفی فرق کی وجہ سے مجموعی طلب میں سست روی ظاہر ہوتی ہے جو مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں مہنگائی کو کم کرے گی۔

20۔ کمیٹی نے اپنے ہدف کے مقابلے میں وسط مدتی مشروط مہنگائی کی پیش گوئیوں اور وسط مدت میں مہنگائی کو 5 سے 7 فیصد کی حد میں لانے کے لیے ماڈل کی جانب سے تجویز کردہ پالیسی ریٹ کی راہ پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اس تناظر میں کمیٹی نے موجودہ پالیسی مؤقف کی موزونیت پر تبادلہ خیال کیا۔

21۔ مالی سال 24ء کے لیے بیس لائن تخمینوں کے خطرات پر بحث کرتے ہوئے اسٹاف نے تیل کی عالمی قیمتوں اور شرحِ مبادلہ کے متبادل مفروضوں کے تحت مہنگائی اور پالیسی ریٹ کی راہ کے تجزیے پیش کیے۔

زری پالیسی کے لیے اسٹیٹ بینک کے سروے کے نتائج

22۔ عملے نے کمیٹی کو آگاہ کیا کہ گذشتہ لہر (جون 2023ء) کے مقابلے میں سروے کی حالیہ لہر (جولائی 2023ء) میں کاروباری اداروں کا اعتماد بہتر ہوگیا ہے جبکہ صارفین کے اعتماد میں معمولی کمی آئی۔ مزید برآں کاروباری اداروں کی مہنگائی کی توقعات میں مزید کمی آئی جبکہ گھرانوں کی مہنگائی کی توقعات بڑھ گئیں۔

23۔ جولائی 2023ء میں پرچیزنگ مینیجرز انڈیکس (پی ایم آئی) اور اشیاسازی کے شعبے کے لیے روزگار کی توقع بھی جون 2023ء کی گذشتہ لہر کے مقابلے میں بہتر ہوئی ہیں۔ اعشاریہ ایک فیصد کی معمولی کمی واقع ہوئی تاہم میں قدرے بہتری دیکھی گئی۔

زری پالیسی غوروخوض اور فیصلے کا ووٹ

24۔ زری پالیسی کمیٹی نے 9 میں سے 7 اراکین کے اکثریتی ووٹ کے ساتھ پالیسی ریٹ برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا جبکہ دو ارکان نے پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس اضافے کے حق میں ووٹ دیا۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ کو 22 فیصد برقرار رکھا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان، جولائی 2023ء کی منظوری دی جاتی ہے۔